کتابچہ
نمبر7

عظمتِ سادات

ازالۃ الخفاء

در مناقب امیر المومنین علی علیہ اسلام

مصنف : شاہ ولی اللہ محدث دھلوی

مُرتّب : سید محمد حسن شاہ چشتی قادری
(صوبائی جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

زیرِ نگرانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No. 0301-2115588 0301-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

راویان احادیث صحابہ کرام کے اسماء گرامی

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
1	حضرت عمرؓ	21	سلمہ بن اکوعؓ
2	حضرت علی ابن ابی طالبؓ	22	عمران بن حصینؓ
3	عبداللہ ابن عباسؓ	23	عمرو بن شاسؓ
4	ابوذر غفاریؓ	24	واثلہ بن اسقعؓ
5	انس بن مالکؓ	25	عبداللہ بن جعفرؓ
6	جابر بن عبداللہؓ	26	سہل بن سعدؓ
7	سلمان فارسیؓ	27	عامر بن سعدؓ
8	زید بن ارقمؓ	28	عمرو بن میمونؓ
9	ابوھریرہؓ	29	اسعد بن زرارہؓ
10	سعد بن ابی وقاصؓ	30	جمیع بن عمیرؓ
11	ابوسعید خدریؓ	31	عبدالرحمان بن ابویعلیؓ
12	عبداللہ بن ابوبکرؓ	32	ام عطیہؓ
13	عمار یاسرؓ	33	سعید بن مسیّبؓ
14	حکیم بن عبادؓ	34	عبداللہ بن مسعودؓ
15	مصعب بن سعدؓ	35	ابوطفیلؓ
16	ابورافعؓ	36	علی بن رازانؓ
17	بریدہؓ	37	فضالہ بن ابی فضالہؓ
18	بی بی عائشہؓ	38	عبیدہؓ
19	بی بی ام سلمہؓ	39	محمد بن کعب قرظیؓ
20	اسماء بنت عمیسؓ		

کتب احادیث کے نام

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
1	صحیح بخاری شریف	2	صحیح مسلم شریف
3	ترمذی شریف	4	مستدرک امام حاکم
5	سنن نسائی	6	مسند احمد بن حنبل
7	درمنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ حافظ جلال الدین سیوطی	8	الشفاء قاضی عیاض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مصنف

نام:۔ احمد کنیت ابوالفیاض لقب قطب الدین بمعروف شاہ ولی اللہ ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۱۷۶ھ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ علمائے ہندو پاک انہیں "حجتہ اللہ" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

ولدیت: والد گرامی کا اسم گرامی شیخ عبدالرحیم بن وجیہہ الدین ہے۔

سلسلہ نسب: سلسلہ نسب کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ:

"سلسلہ نسب ایں فقیر بامیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ میرسد"

کہ میرا سلسلہ نسب حضرت عمر ابن خطابؓ سے جا ملتا ہے۔ (الاعداد فی ماثر الاجداد)

اساتذہ:۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ محمد افضل سیالکوٹی، شیخ وفد اللہ مکی ابن شیخ محمد سلیمان مغربی، شیخ تاج الدین مکی اور شیخ ابو طاہر کردی معروف ہیں حصول تعلیم کا بیشتر وقت مکہ اور مدینہ میں گزارا آپ نے سب سے پہلے اپنے والد بزرگوار کے مدرسہ رحیمیہ میں درس دینا شروع کیا۔

شاگرد: آپ کے معروف شاگردوں میں قاضی ثناءاللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری، سید مرتضیٰ بلگرامی، مولانا رفیع الدین مرادآبادی، مولانا خیر الدین سورتی، مخدوم لکھنوی، عبداللہ رامپوری اور مولانا محمد معین صاحب دراسات اللبیب معروف ہیں۔

اولاد:۔ عبدالعزیز محدث دہلوی، عبدالقادر، رفیع الدین اور عبدالغنی بیٹے ہیں۔

تصانیف:۔ اگرچہ آپ کی تصانیف کی تعداد سو کے قریب پہنچ جاتی ہے مگر ان میں سے معروف کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ فتح الرحمٰن ترجمہ قرآن کریم   ۲ - الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

۳۔ موطاء امام مالک کی شرح عربی "المسویٰ"   ۴۔ تفہیمات الہیہ

۵۔شفاء القلوب (تصوف) ٦۔موطاء امام مالک کی شرح فارسی "مصفی "

۷۔القول الجمیل ۸۔لمعات

۹۔سطعات ۱۰۔سرور المحزون

۱۱۔الامداد فی ماثر الاجداد ۱۲۔ازالۃ الخفاء عن خلافت الخلفاء

۱۳۔قرۃ العینین في تفضیل الشیخین ۱۴۔حجۃ اللہ البالغہ ۱۵۔انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ نے جب قرآن کا فارسی زبان میں ترجمہ فتح الرحمٰن کے نام سے کیا تو تمام علماء دہلی نے سخت برہمی کا اظہار کیا کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک قرآن مجید کا ترجمہ کرنا "بدعت" سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ مگر جب انہوں نے اصول تفسیر پر "الفوز الکبیر" لکھی تو یہ فتنہ دب گیا چنانچہ ان کے بعد ان کے فرزندوں میں سے مولانا عبد القادر اور شاہ رفیع الدین نے قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ تراجم اردو زبان میں لکھے ترجمہ قرآن بہ زبان فارسی کے علاوہ ان کی کتاب حجتہ اللہ البالغہ ایک ایسی کتاب سے جس میں شریعت محمدؐیہ کے اصول اور اسرار بیان کئے گئے ہیں۔

علم حدیث کی خدمت میں ان کی دو کتب "المصفی" اور "المسویٰ" یادگار ہیں یہ دونوں امام مالک کی کتاب "موطاء" کی فارسی اور عربی زبان میں شرحیں ہیں۔

تصوف پر ان کی کتاب "التفھیات الھیہ" بہت بلند مرتبہ کتاب ہے اس کے علاوہ سطعات اور لمعات میں بھی تصوف کی باریکیاں بیان کی گئی ہیں۔

ازالۃ الخفاء آپ کی ایک مناظرانہ انداز کی تصنیف ہے پورا نام "ازالۃ الخفا عن خلافت الخلفاء" ہے جس میں خلفاء اربعہ کے حالات و فضائل لکھے ہیں۔

اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس میں فضائل امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔

ماثر امیر المومنین و امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ازالۃ الخفا کا مذکورہ نسخہ سہیل اکیڈمی لاہور میں ۱۹۷۲ء میں طبع کیا گیا یہ نسخہ عربی اور فارسی کا ایک گلدستہ ہے۔

یہ نسخہ ابتدأ محمد احسن صدیقی نے حاصل کیااور طبع کرایاوہ بیان کرتے ہیں کہ اس کتاب کی طباعت کے لئے مجھے منشی محمد جمال اللہ من مدار المھام ریاست بھوپال نے آمادہ کیا۔ اگرچہ میرے اندر اس کار بزرگ کو سرانجام دینے کی طاقت نہ تھی مگران کا حکم ٹال نہ سکا۔ چونکہ یہ کتاب کامیاب تھی اس لئے باوجود تلاش کے اس کے صرف تین نسخے میسر آئے۔ ایک منشی جمال الدین صاحب والا دوسرا مولوی احمد محسن مرادآبادی سے ملااور تیسرا نسخہ مولوی نور الحسن کاندھلوی نے عطافرمایا۔ ان تینوں نسخوں کو سامنے رکھ کر موجودہ نسخہ مرتب کیا گیا۔

چونکہ ہم نے فضائل علیؓ اور اہلبیت کو انتہائی بزرگ اور مستند ترین محدثین و شخصیات کے ذریعے امت کے سامنے لانے کا بیڑا اٹھایا ہے اور شاہ ولی اللہ برصغیر کے تمام مکاتب فکر دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث کی نظروں میں معتبر ترین ہیں۔ اس لیے ان کی کتاب سے فضائل علیؓ کو منتخب کر کے پیش کیا جارہا ہے۔ یہ احادیث تمام مسلمان فرقوں کے نزدیک صحیح، مستند اور معتبر ہیں۔

مناقب امیر المومنین علی علیہ السلام

ماثر امیر المومنین وامام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب ؑ

۱۔ آنحضرتؐ سے جو شخص سب سے زیادہ قریبی قرابت رکھتا تھا اور شراکت نسب میں مرتبہ اعلیٰ پر فائز تھا وہ علی ابن ابی طالبؑ تھے۔

۲۔ علیؑ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسدؑ تھا اور یہ پہلی ہاشمیہ خاتون تھیں جنہوں نے ایک ہاشمی کو جنم دیا۔

۳۔ علی المرتضیٰؑ اور ان کے بھائی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہاشمی تھے ان کے بعد حسنین شریفینؑ اور امام محمد باقرؑ نجیب الطرفین تھے۔

۴۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ میری حقیقی والدہ کے بعد فاطمہ بنت اسد میری والدہ کے مقام پر ہیں۔

حضرت علیؑ کی ولادت کعبہ میں ہوئی

۵۔ جو کرامات حضرت علیؑ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی۔

۶۔ امام حاکم نے لکھا ہے کہ یہ خبر متواتر ہے کہ جناب فاطمہ بنت اسدؑ نے حضرت علیؑ کو جوف کعبہ میں جنم دیا۔

(مستدرک حاکم)

۷۔ حضرت علی پر سب سے بڑی عنایت الٰہی یہ ہوئی کہ آپ بچپن ہی سے آنحضرتؐ کی کفالت میں پروان چڑھے۔

(سیرت ابن ہشام جلد ا صفحہ ۲۲۸)

۸۔ حضرت ابو طالب نے جب حضرت علیؑ سے دریافت کیا کہ آپ نے جو دین اختیار کیا ہے وہ کیا ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ بابا! میں محمدؐ رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو کلام الٰہی وہ لیکر آئے ہیں اس کی تصدیق کرتا ہوں خشنودی خدا کے لئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھتا ہوں تو حضرت ابو طالبؑ نے کہا محمد تمہیں سوائے نیکی کے کسی اور طرف نہیں لے جائے گا۔ اس سے وابستہ رہو۔

(سیرت ابن ہشام جلد اصفحہ ۲۳۰ مطبوعہ مکتب الزہران مصر)

حضرت علیؓ امت میں سب سے پہلے عبادت گذار ہیں

۹۔ حضرت علیؓ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے خدا میں سوائے محمد مصطفیؐ کے کسی اور فرد کو نہیں جانتا کہ جس نے مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہو۔

"میں نے تمام امت کے افراد سے سات سال قبل نمازیں ادا کی ہیں"۔

۱۰۔ جب حضرت ابو طالب فوت ہوئے تو حضورؐ نے حضرت علیؓ سے تعزیت کی اور حضرت ابو طالبؑ کے لئے کمال شفقت سے دعائے خیر فرمائی۔

حضرت علیؓ وارث رسولؐ ہیں

۱۱۔ آنحضرتؐ نے ہجرت سے قبل ہی حضرت علیؓ کے لئے ایسے معاملات کئے جو منتظر الخلافت بلکہ لوازم خلافت خاصہ ہیں۔ چنانچہ امام نسائی نے اپنی کتاب خصائص میں ربیعہ بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ اے امیر المومنین آپ اپنے چچوں کی موجودگی میں کس طرح وارث رسولؐ بن گئے تو حضرت نے جواب دیا کہ آنحضورؐ نے بنی عبد المطلب کو دعوت پر بلایا ایک مد طعام تیار کرایا سب نے سیر ہو کر کھایا پھر بھی اس میں سے بچا رہا اسی طرح سب نے پانی کے ایک پیالے سے پانی پیا اور باقی پھر بھی بچا رہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا ! اے بنو عبد المطلب میں تمہاری طرف خصوصا اور عامت الناس کی طرف عموماً مبعوث کیا گیا ہوں تم میں سے کون میری بیعت کرے گا جو میرا بھائی میرا رفیق اور میرا وارث قرار پائے میرے علاوہ کوئی آپ کی تائید کے لئے نہ اٹھا آپ نے مجھے بٹھایا اور تین مرتبہ یہی اعلان فرمایا مگر میرے علاوہ کوئی نہ اٹھا تو میں نے آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نصرت کا اقرار کیا اور میں رسولؐ اللہ کا وارث ہوا اور چچے وارث نہ ہو سکے۔

۱۲۔ نسائی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ کعبہ میں آیا آنحضورؐ میرے کندھے پر چڑھے مگر میں برداشت نہ کر سکا تو فرمایا ! اے علیؓ تم میرے کندھے پر چڑھو میں نے آپ کے کندھے پر چڑھ کر بتوں کو توڑا حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس وقت اگر میں چاہتا تو آسمان کے کناروں کو چھو سکتا تھا اس کے بعد ہم وہاں سے جلدی جلدی اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔

۱۴۔ جب کفار قریش آنحضرتؐ کی ایذار سانی کے لئے متحد ہوگئے تو آپ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا عزم فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰؓ سے فرمایا کہ میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو جاؤ تا کہ کفار غلط فہمی میں مبتلا رہیں اور انہیں ہجرت کے بارے میں کوئی خبر نہ ہو سکے۔

ترمذی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جب ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار میں مواخات ہوئی تو حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آنسو تھے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ نے صحابہ میں تو بھائی چارہ قائم کر دیا مگر مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا آنحضرتؐ نے فرمایا"انت اخی فی الدنیا و الآخرت"تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (ترمذی)

۱۵۔ جب بدر میں کفار کی طرف سے تین آدمی میدان میں نکلے اور ان کے مقابلے کے لئے بنو ہاشم میں سے جو تین افراد نکلے ان میں سے ایک علی المرتضیٰؓ تھے باقی دو میں حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث تھے ادھر سے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نکلے تھے۔ حضرت حمزہ کا مقابلہ شیبہ سے ہوا اور چشم زدن میں شیبہ ڈھیر ہو گیا۔ حضرت عبیدہ کا عتبہ سے مقابلہ ہوا اور دونوں طرف سے تلواریں چلتی رہیں حضرت عبیدہ زخمی ہوئے تو حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ نے آگے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ حضرت علیؓ کے مقابلے میں عتبہ کا بیٹا ولید آیا اور ایک وار میں واصل جہنم ہوا۔ "جبرائیل یا میکائیل همراه او بود" راوی کہتا ہے کہ جبرائیل یا میکائیل حضرت علی کے ہمراہ تھے۔

۱۶۔ نسائی نے خصائص میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے آنحضرتؐ سے جناب سیدہ فاطمہؓ کے لئے درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا"انھا صغیرۃ"کہ یہ چھوٹی ہے جب علیؓ نے درخواست کی تو آپ نے فاطمہؓ کی علیؓ سے تزویج فرمادی۔ (خصائص نسائی)

حضرت علیؓ کو احد میں فضائل عظیم کا حاصل ہونا

۱۷۔ غزوہ احد میں علیؓ کو فضائل عظیمہ مرحمت ہوئے۔ مصعب بن عمیر کی شہادت کے بعد آنحضرتؐ نے علم حضرت علیؓ کو عطا فرمایا تو قریش کے علم بردار ابو سعد بن طلحہ نے مبارزہ طلبی کی حضرت علی کی ضربت سے اس کا خاتمہ ہو گیا۔

ابن ہشام نے لکھا ہے کہ غزوہ احد کے دن ایک ندا آئی "لا سیف الّا ذوالفقار ولا فتی الّا علی الکرار" کہ سوائے ذوالفقار کے کوئی تلوار نہیں اور سوائے علی کرار کے اور کوئی مرد میدان نہیں۔

۱۸۔ ابن ہشام نے لکھا ہے کہ غزوہ خندق میں جب مشرکین نے ایک جگہ سے خندق تنگ پائی تو گھوڑے پھلانگ کر لشکر اسلام کی طرف آ گئے اور عمرو بن عبدود (جو بدر میں زخمی ہو گیا تھا اور اور بعد میں شریک لشکر کفار نہ ہو سکا تھا) نے مبارزہ طلبی کی تو ادھر سے علی ابن ابی طالبؓ حملے کے لیے نکلے حضرت علیؓ نے عمرو کہا کہ کیا تم نے عہد کیا ہے کہ اگر کوئی قریش کا آدمی تم سے دو باتوں کا مطالبہ کرے تو تم ایک ضرور قبول کر لیتے ہو اس نے اثبات میں جواب دیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ عمرو نے جواب دیا کہ بھتیجے میں تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتا حضرت علیؓ نے کہا بخدا میں تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں عمرو کو اس پر غصہ آیا وہ گھوڑے سے اترا اور اس نے اپنے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں پھر حضرت علی کی طرف بڑھا تلواریں چلیں اور آخر حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔

۱۹۔ نسائی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ قریش کے کچھ آدمی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں ہمارے چند غلام ہمارا مال لے کر بھاگ نکلے ہیں اور آپ کے پاس آ گئے ہیں انہیں دین فہمی سے کوئی رغبت نہیں آپ انہیں ہمارے ساتھ بھجوا دیں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی ان کی سفارش کی مگر حضورؐ نہ مانے اور آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا آپؐ نے فرمایا اہل قریش ایسی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ میں ایسا آدمی تمہاری طرف بھیجوں گا جس کے دل کا خدا نے ایمان وامتحان لے لیا ہو گا وہ تمہیں ٹھیک کر دے گا اور تمہاری درگت بنائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے دریافت کیا یارسول اللہؐ کیا آپ ہمیں بھیجیں گے فرمایا نہیں اس کو بھیجوں گا جو اس وقت جوتا مرمت کر رہا ہے اور حضرت علیؓ اس وقت حضور کی نعلین مبارک کی مرمت کر رہے تھے۔

(خصائص نسائی)

حضرت علیؓ فاتح خیبر ہیں

۲۰۔ محمد بن اسحاق نے لکھا ہے کہ بریدہ بن سفیان نے اپنے باپ سے اور وہ سلمہ بن الاکوع سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے غزوہ خیبر میں حضرت ابو بکرؓ کو علم دے کر ایک قلعے کی طرف بھیجا انہوں نے بڑی کوشش کی مگر قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا وہ بھی باوجود کوشش کے ناکام واپس لوٹے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں کل یہ علم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور خدا اور اس کا رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں وہ کرار

ہے اور غیر فرار ہے جب تک قلعہ فتح نہ کرلے واپس نہیں پلٹے گا۔ سلمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا انہیں آشوب چشم تھا آپؐ نے لعاب دہن لگایا آنکھیں ٹھیک ہوئیں اور فرمایا یہ علم لو اور آگے بڑھو سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ تیزی سے قلعے کی طرف بڑھے اور میں آپ کے پیچھے تھا آپ نے علم قلعے کے نیچے ایک چٹان میں نصب فرمایا یہودیوں نے قلعے کے اوپر سے یہ منظر دیکھ کر نام پوچھا تو آپ نے فرمایا میرا نام علی ابن ابی طالب ہے یہودیوں نے کہا کتاب موسیٰ کی قسم ہم مغلوب ہوگئے چنانچہ حضرت علی قلعہ فتح کرنے کے بعد لوٹے سلمہ بن الاکوع کی اس روایت کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔

۲۱۔ ابن اسحاق نے ابورافع سے روایت کی ہے کہ ہم اس وقت حضرت علیؓ کے ساتھ تھے جب آنحضرتؐ نے آپ کو علم عطا فرما کر خیبر کی طرف بھیجا جب حضرت قلعے کے پاس پہنچے تو یہودی قلعے سے باہر نکل آئے جنگ شروع ہوئی ایک یہودی نے ایسا وار کیا کہ ڈھال آپ کے ہاتھ سے گر پڑی حضرت نے دروازہ قلعہ کو اکھاڑ کر بطور ڈھال استعمال کیا اور وہ قلعہ فتح ہونے تک برابر آپ کے ہاتھ میں رہا جب جنگ ختم ہوئی تو ہم نے سات آدمیوں کے ساتھ اس دروازے کو پلٹانے کی کوشش کی مگر ہم اسے پلٹا نہ سکے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۷)

۲۲۔ غزوہ تبوک میں جب حضرت علی المرتضیٰؓ کو مدینے میں چھوڑا تو یہ بھی ایک بڑا اعزاز تھا جو حضرت علی المرتضیٰؓ کو نصیب ہوا ابن اسحاق کہتا ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰؓ کو پیچھے چھوڑ گئے تو منافقین نے باتیں بنانی شروع کردیں کہ محمد مصطفیٰؐ علیؓ کو اپنے لئے بوجھ سمجھ کر پیچھے چھوڑ گئے ہیں حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو آپ آنحضرتؐ سے "جرف" کے مقام پر جا کر ملے اور منافقوں کی باتوں کا ذکر کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ منافق جھوٹ کہتے ہیں اور فرمایا کہ اے علیؓ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہ ہے جو حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کے نزدیک تھا فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ بخاری نے مصعب بن سعد سے اور انہوں نے اپنے والد سے یہی روایت کی ہے۔ (متفق علیہ)

حکم رسولؐ سے سورہ برائت کا اعلان

۲۳۔ ہجرت کے نویں سال (۹ھ) حضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا جب وہ چلے گئے تو سورۃ برائت (سورہ توبہ) کا نزول ہوا۔ آنحضرتؐ نے اس سورہ کی تبلیغ کے لئے حضرت علیؓ کو مامور کیا اور حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے

روانہ فرمایا محمد بن اسحاق نے حکیم بن عباد بن حنیف سے روایت کی ہے کہ جب سورہ (برائت) یعنی (سورہ توبہ) کا نزول ہوا اس وقت حضرت ابو بکرؓ کو حج کا امیر مقرر کیا جا چکا تھا۔اس پر آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ (لا يودي عنى الا اهل بيتى) کہ میرے اہل بیت کے علاوہ کوئی اور اس کی تبلیغ نہیں کر سکتا پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور فرمایا کہ سورہ توبہ کی ابتدائی آیات لے کر جاؤ اور منیٰ کے مقام پر جا کر یہ اعلان بھی کر دو کہ کوئی کافر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا کوئی مشرک آج کے بعد حج کے لئے نہیں آسکتا۔خانہ کعبہ کا طواف عریاں حالت میں کرنا ممنوع ہے اور جس کے ساتھ رسول اللہ کا کوئی معاہدہ ہے اس کی مدت معین ہے چنانچہ حضرت علیؓ گئے اور انہوں نے حکم رسولؐ کے مطابق منیٰ کے مقام پر مذکورہ اعلانات فرمائے اور "سورہ توبہ "کی تلاوت فرمائی۔

حضرت علیؓ آیت مباہلہ میں

۲۴۔ جب نصاریٰ نجران مباہلے کے لئے آمادہ ہوئے تو بروایت ترمذی عن سعد بن ابی وقاص یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ

ترجمہ: "کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں تم اپنے بیٹے بلاؤ۔ہم اپنی بیٹیاں بلاتے ہیں تم اپنی بیٹیاں لاؤ ہم اپنے نفوس لاتے ہیں تم اپنے نفوس لاؤ"

آنحضرتؐ نے علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ کو بلایا اور دعا مانگی "اللهم هٰؤلاءِ اهل بيتى" بارالہا! یہی میرے اہلبیت ہیں۔

غدیر خم پر ولایت علیؓ کا اعلان

۲۵۔ جب آنحضورؐ حجتہ الوداع سے واپس لوٹے تو غدیر خم پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضورؐ نے علی المرتضیٰؓ کے فضائل کا اظہار فرمایا چنانچہ امام حاکم زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ آخری حج سے واپس آئے تو غدیر خم پر نزول اجلال فرمایا اور اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! مجھے بھی خدا کی طرف سے بلاوا آسکتا ہے اور میں نے وہ بلاوا قبول کرنا ہے میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں ایک دوسری سے بہتر ہے ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میرے "عترت" دیکھنا ان سے میرے بعد کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے تا وقتیکہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل میرا

مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "من کنت مولاه فهذا وليہ "، جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ علی ولی'' ہے۔ اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھنا جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھنا۔

رسول اللہ کو غسل و کفن علیؓ نے دیا

۲۶۔ جب آنحضرتؐ نے اس دنیا سے عالم اعلیٰ کی طرف انتقال فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰؓ اور اہلبیت نے آنحضورؐ کو غسل و کفن دیا۔ چنانچہ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابو بکر اور حسین بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ علی ابن ابی طالبؓ عباس بن عبدالمطلب فضل بن عباس قشم بن عباس اسامہ بن زید اور شقران (غلام آنحضرتؐ) نے غسل دیا۔ اوس بن خولی خضرجی نے حضرت علیؓ سے خصوصی اجازت طلب کی کہ میں شریک تدفین ہو جاؤں یہ بدری صحابی تھے۔ چنانچہ اجازت ملی تو وہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو حضرت علیؓ نے سینے سے لگایا تھا فضل اور عباس و قشم پہلو بدلتے تھے اسامہ و شقران پانی ڈالتے تھے اور حضرت علیؓ غسل دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے والدین آپ پر قربان ہو جائیں آپ موت و حیات ہر حال میں کتنے پاک اور طیب ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ فضل اور شقران نے آنحضورؐ کو قبر مطہر میں سلایا۔

احادیث میں فضائل علیؓ

میں چاہتا ہوں کہ صرف ان احادیث میں سے جو "مستند "ہر اعتبار سے صحیح اور (قابل اعتماد) ہو کو اِن اوراق میں تحریر کردوں۔

۲۷۔ حاکم میں امام احمد بن حنبل کا قول درج ہے کہ کسی صحابی رسول کے اتنے فضائل مروی نہیں جتنے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے فضائل احادیث میں مروی ہیں۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی دو وجوہات ہیں۔

۱۔ حضرت علی کی اسلام کی ترویج کے لئے خدمات ۲۔ آنحضرت سے قرابت قریبہ (آنحضورؐ کی آغوش تربیت میں پروان چڑھنا اور رسول خداؐ کا اپنی لخت جگر فاطمہؓ کا ان سے عقد کرنا) نیز جب آپ کے دور خلافت میں اختلافات پیدا ہو گئے اور اکثر لوگ آپ کے خلاف ہو گئے تو بقیہ اصحاب نبیؐ جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے اپنی بہترین کوششیں صرف کیں۔ (اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کا مشکور ہے) انہوں نے فضائل علیؓ کی احادیث بڑی

کشادہ دلی سے عوام کے سامنے بیان کرنا شروع کر دیں۔ چند ان میں بعض درجہ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں اور بعض مرتبہ حسان تک۔ البتہ بعض بے باک قسم کے لوگوں نے حد اعتدال سے باہر قدم رکھا اور احادیث وضع کی ہیں۔ مگر ہم احادیث موضوعہ اور شدید الضعف سے اجتناب کرتے ہوئے صرف وہی احادیث درج کر رہے ہیں جو صحت اور حسن کے مرتبہ پر ہیں)۔

۲۸۔ متواتر احادیث میں سے ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا" **انت منی بمنزلة هارون من موسى** "کہ اے علی تیرا مرتبہ اور مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ کے نزدیک تھا۔ اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص، اسماء بنت عمیس، علی ابن ابی طالبؓ اور عبد اللہ ابن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت علیؓ کے دوست سے اللہ ورسولؐ کی دوستی

۲۹۔ متواترات میں سے ہے" **انا من علی و علی منی** " میں علی سے اور علی مجھ سے ہے! بارالہا! علیؓ کے دوست سے محبت اور اس کے دشمن سے عداوت رکھنا۔ اس کو زید بن ارقم، بریدہ عمران بن حصیش عمرو بن شاس وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت علی چادر تطہیر میں

۳۰۔ یہ بھی متواتر حدیث ہے کہ جب آیت

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

(سورہ احزاب آیت ۳۳)

نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے علیؓ فاطمہؓ اور حسنینؓ ہی کو بلایا اور چادر تطہیر میں جگہ دی۔ اسے سعد، ام سلمہ، واثلہ، عبد اللہ بن جعفر اور انس بن مالک نے رویت کیا ہے۔

۳۱۔ یہ بھی حدیث متواتر ہے کہ آنحضورؐ نے علیؓ کو خیبر کی فتح کے دن علم عطا فرمایا اور کہا تھا کہ میں یہ علم اس مرد کو دونگا جو خدا اور رسولؐ سے محبت رکھتا ہوگا اور خدا اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہونگے۔ اس کو حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، سعدؓ، ابوہریرہؓ، سہل بن سعدؓ اور سلمہ بن الاکوعؓ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت علیؓ کی فضیلت صحابہ کی نظر میں

۳۲۔ مسلم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ معاویہ ابوسفیان نے سعد سے کہا کہ تجھے علی کو گالی دینے میں کون سی چیز مانع ہے۔ سعد نے کہا جب میں تین باتوں کو یاد کرتا ہوں جو رسول خداؐ نے علیؑ کے بارے میں بیان فرمائیں تو میں علیؓ کو گالی نہیں دیتا اور اگر ان میں سے ایک بھی میرے بارے میں ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہوتی۔

۱۔ میں نے رسول خداؐ کو فرماتے سنا جب آپ نے (حضرت علیؑ) کو "غزوہ تبوک" سے پیچھے چھوڑا تو حضرت علیؑ نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں اپنا نائب بنا کر چھوڑ رہے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے نزدیک وہی ہے جیسی ہارون کی موسیٰ کے نزدیک تھی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۲۔ میں نے رسول اللہ سے بروز خیبر سنا کہ میں یہ علم کل اس مرد کو دوں گا جو خدا اور سول سے محبت کرتا ہوگا اور خدا اور سول اس سے محبت کرتے ہونگے ہم نے اس کے لئے بڑی خواہش کی مگر صبح آپ نے فرمایا علیؓ کو بلاؤ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے آپ نے لعاب لگایا اور علم علیؑ کو عطا فرمایا اور اللہ نے علیؓ کو فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا۔

۳۔ جب آیت قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ کا نزول ہوا تو آپؐ نے علیؑ فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؓ کو بلایا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کیا "اللھم ھوء لاء اھلی" یہی میرے اہل ہیں۔

(صحیح مسلم باب فضائل علی)

حضرت علی کی دس خصوصیتیں

۳۳۔ حاکم اور نسائی نے عمرو بن میمون سے روایت کی ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ آدمی آئے اور انہوں نے علیحدگی میں ابن عباس سے گفتگو کی جس پر ابن عباس نے افسوس اور تنفر کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تم لوگ ایسے آدمی کے بارے میں زبان درازی کر رہے ہو جس کی دس فضیلتیں ایسی ہیں جو کسی اور کو میسر نہیں ہوئیں۔

۱۔ اس ذات کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا! کہ میں کل اسے بھیجوں گا جسے خدا نے کبھی ذلیل اور ناکام نہیں کیا وہ خدا اور سول خداؐ سے محبت کرتا ہے اور خدا اور رسول خداؐ اس سے محبت کرتے ہیں کئی افراد نے اس دن علم لینے کی خواہش

کی مگر آنحضرتؐ نے فرمایا! کہ علیؑ کہاں ہے انہیں بلایا گیا اور علم حضرت علیؑ کو عطا فرمایا اور حضرت علی فتح کے بعد صفیہ بنت حی کو لیکر آئے اور وہ حرم رسولؐ میں داخل ہوئیں۔ (مسند احمد جلد ا صفحہ ۳۳۱)

۲۔ آنحضرتؐ نے کسی کو سورہ توبہ دیکر بھیجا پھر حضرت علیؑ کو اس کے پیچھے بھیجا اور فرمایا سورہ توبہ اس سے لے لو اور فرمایا اس سورہ کو کوئی نہیں پہنچا سکتا اور اسکی تبلیغ نہیں کر سکتا سوائے اس کے **(الارجل هو منی و انا منه)** جو مجھ سے ہو اور میں اس سے ہوں۔

۳۔ آنحضرتؐ نے اپنے قریبی عزیزوں سے دریافت کیا **(ایکم یو الینی فی الدنیا و الآخرة)** تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہو سوائے حضرت علیؑ کے کسی نے مثبت جواب نہ دیا تو آپؐ نے فرمایا **(انت ولی فی الدنیا والآخرة)** تم اس دنیا اور آخرت میں میرے ولی ہو۔

۴۔ علیؑ سب افراد امت سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

۵۔ جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو آپ نے علیؑ و فاطمہؑ حسنینؑ پر چادر ڈال کر تخصیص فرمائی کہ یہی میرے اہلبیت ہیں۔

۶۔ علیؑ نے شب ہجرت بستر رسولؐ پر آرام کی نیند سو کر اپنی جان فروشی کا مظاہرہ کیا۔ **"وشریٰ علی نفسه"** یعنی اس رات علی نے اپنا نفس فروخت کر دیا اور خدا کی مرضات خرید لیں۔ (مسند احمد جلد ا ص ۳۳۱)

۷۔ غزوہ تبوک کے موقع پر علیؑ کو منزلت ہارونی پر فائز فرمایا اور فرمایا کہ تیری منزلت میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کی موسیٰ کے نزدیک تھی۔ **(لا ینبغی ان اذهب الا وانت خلیفتی)** میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں تجھے اپنا خلیفہ بنائے بغیر چلا جاؤں۔

۸۔ حضورؐ نے فرمایا اے علیؑ تم **"ولی کل مومن و مومنة بعدی"** میرے بعد ہر مومن مرد و زن کے مولا ہو۔

۹۔ آپؐ نے سوائے علیؑ کے باقی سب صحابہ کے دروازے مسجد سے بند کر دئے۔

۱۰۔ آپؐ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے **(من کنت مولاه فهذا علی مولاه)**۔

۳۴۔ امام حاکم نے ابو ہریرہ سے راویت کی ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ علیؑ کی تین فضیلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ایک بھی اگر مجھے میں پائی جاتی تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہیں۔ کسی نے دریافت کیا کہ وہ کون سی تین فضیلتیں ہیں جو

علیؑ میں پائی جاتی ہیں انہوں نے جواب دیا۔(۱) جناب فاطمہ بنت محمدؐ کا آپ کے عقد میں ہونا۔(۲) آپ کا ہر حالت اور ہر حال میں رسول اللہؐ کے ساتھ مسجد میں قیام کرنا۔(۳) اور خیبر کے دن آپ کو علم کا عطا ہونا۔

۳۵۔ امام حاکم کی روایت ہے کہ ابن عباس یہ فرماتے تھے کہ چار خصوصیتیں علیؑ میں ایسی ہیں جو کسی اور کو میسر نہ ہوئیں۔

(۱) تمام عرب و عجم سے پہلے رسول اللہؐ کے ساتھ نمازیں پڑھنا۔

(۲) ہر غزوے اور معرکے میں علم اسلام کا علیؑ کے ہاتھ میں ہونا۔

(۳) احد کے دن رسول اللہؐ کے پاس پامردی سے ڈٹا رہنا۔

(۴) آنحضرتؐ کے غسل اور دفن کا اہتمام اپنے ہاتھ سے کرنا۔

جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی

۳۶۔ بروایت امام حاکم ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے ابی عبداللہ جدلی سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی رسول خداؐ کو گالی دیتا ہے تو اس نے کہا معاذاللہ ایسا تو نہیں حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ

"من سب علياً فقد سبنی" کہ جس نے علیؓ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

(مسند احمد جلد ۶ ص ۳۲۳)

علی کو گالی دینے والا دشمن خدا اور سول ہے

۳۷۔ ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک شامی نے ابن عباس کے سامنے حضرت علیؓ کو گالی دی تو حضرت ابن عباسؓ نے اس کو پتھر مارا اور فرمایا اے دشمن خدا تو نے رسول اللہؐ کو اذیت پہنچائی ہے اور قرآن مجید کی آیت پڑھی کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں **لعنهم الله في الدنيا والآخرة** ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا گیا ہے۔

مسجد میں دروازہ کا کھلا رکھنا

۳۸۔ زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ چند صحابہ نے اپنے مکانوں کے دروازے مسجد میں بنا لئے تھے ایک روز آنحضورؐ نے حکم دیا کہ سوائے علیؑ کے باقی سب کے دروازے مسجد سے بند کر دئے جائیں۔ لوگوں نے چہ مگوئیاں شروع کر دیں تو

آنحضورؐ نے خطبہ دیااور حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ میں نے ماسوائے علیؑ کے باقی لوگوں کے دروازے بند کرنے کا حکم دیا تو آپ میں کچھ لوگوں نے درپردہ اعتراض کیا بخدا(**ما سددت شيئاً ولا فتحته ولكن امرت بشى فاتبعته**)میں نے اپنی مرضی سے نہ کوئی دروازہ بند کرایااور نہ کوئی کھلار کھاہے مجھے خدا کی طرف سے جو حکم دیا جاتاہے میں اس کے مطابق عمل کرتاہوں۔

حضرت علیؑ دروازہ علم رسولؐ ہیں

۳۹۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا"**انا مدينة العلم و على بابها**"کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جس نے شہر میں داخل ہونا ہو وہ دروازے سے آئے۔ جابر بن عبداللہؓ سے یہی روایت مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ جسے علم چاہیے وہ دروارے کے ذریعے آئے۔

(مستدرک حاکم)

حضرت علیؑ سے محبت رکھنے والا جنت میں میرے پاس ہو گا

۴۰۔ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو میری طرح زندگی بسر کرنا چاہتاہے اور جس طرح میری موت ہو گی اس طرح سر خرو ہو کر مرنا چاہتاہے اور اس جنت میں داخل ہونا چاہتاہے جو میرے لئے مخصوص ہے اسے چاہیے کہ علی ابن ابی طالبؑ سے محبت رکھے کیونکہ علیؑ تمہیں ہدایت سے باہر نہیں نکالے گا اور گمراہی میں داخل نہیں کرے گا۔

علیؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے

۴۱۔ ابوذر فرماتے ہیں کہ میں منافقین کو(۱) تکذیب خدااور سول کی وجہ سے۔(۲) نماز میں عدم شمولیت کی بناپر۔(۳) اور علی ابن ابی طالبؑ سے بغض کی وجہ سے شناخت کرتا تھا۔

حضرت محمدؐ اور علیؑ روئے زمین میں سب سے افضل ہیں

۴۲۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے رسول اللہؐ سے علیؑ کے افلاس کا ذکر کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تیرے لئے باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین میں سے دوافراد کو منتخب کیا ہے ایک تیرے باپ کو اور دوسرے تیرے شوہر کو۔

۴۳۔ " انما انت منذر ولکل قوم ھاد" کی تفسیر میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ منذر (امت کو عذاب خدا سے ڈرانے والے) ہیں اور میں ہادی ہوں۔

۴۴۔ جناب امہ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضورؐ جلال میں ہوتے تو ہم میں سے سوائے علی ابن ابی طالبؓ کے کوئی آپ سے ہم کلام ہونے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔

حضرت علیؓ محبوب خدا ہیں

۴۵۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت پر مامور تھا کہ ایک بھنا ہوا پرندا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے دعا فرمائی " اللهم اتنی با حب خلقك اليك "اے خدا جو تجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اسے بھیج دے تا کہ میرے ساتھ اس کھانے میں شریک ہو جائے۔ انس کہتے ہیں میری خواہش تھی کہ یہ شرف کسی انصاری کو نصیب ہو علیؓ آئے تو میں نے کہا رسول خداؐ مصروف ہیں دوبارہ آئے تو رسول خداؐ نے کہا کہ دروازہ کھول دو چنانچہ حضرت علیؓ آئے اور شریک طعام ہوئے رسول خداؐ نے دریافت کیا کہ پہلی مرتبہ تم نے کیوں نہ آنے دیا میں نے جواب دیا یا رسول اللہؐ میں نے آپ کی دعا کے الفاظ سنے تو میری خواہش تھی کہ یہ شرف میری قوم کے کسی آدمی کو ملے آپؐ نے فرمایا بیشک آدمی اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔

دشمنِ علیؓ جہنمی ہے

۴۶۔ عن عمار بن یاسرؓ رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؓ جو تیرے ساتھ محبت رکھے اس کے لئے "طوبیٰ" اور جو تیرے ساتھ عداوت اور بغض رکھے اس کے لئے "ویل" ہے۔ (طوبیٰ سے مراد باغِ جنت اور ویل سے مراد جہنم ہے)۔

حوض کوثر پر سب سے پہلے علیؓ آئیں گے

۴۷۔ عن سلمانؓ فرمایا آنحضورؐ نے کہ تم میں سے پہلے حوض کوثر پر وہ وارد ہو گا جس نے سب سے پہلے میری تصدیق کی اور وہ علی ابن ابی طالبؓ ہے۔

جس نے علیؓ سے جنگ کی اس نے رسولؐ سے جنگ کی

۴۸۔ عن ابو سعید خدری آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ بروز قیامت میرے ساتھ ایک ہی مکان میں ہونگے۔ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جوان چار سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے اور جوان سے صلح کرے اس سے میری صلح ہے۔

حضرت علیؓ امام المتقین ہیں

۴۹۔ اسعد بن زرارہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علیؓ کے بارے میں مجھے تین چیزوں کی وحی کی گئی ہے علیؓ "سید المومنین ، امام المتقین اور قائد الغر المحجلین" ہیں۔(صاحب کنز العمال کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وحی شب معراج ہوئی)۔

۵۰۔ بریدہ فرماتے ہیں کہ مستورات میں سے جناب رسالت مابؐ کو سب سے زیادہ پیاری فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں علیؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔

۵۱۔ جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کے ہمراہ جناب عائشہؓ سے حضرت علیؓ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے پردے کے پیچھے سے حضرت عائشہؓ کے یہ الفاظ سنے کہ علیؓ رسول خداؐ کو سب مردوں سے زیادہ محبوب تھے اور مستورات میں حضورؐ کو سب سے پیاری فاطمہؓ زوجہ علیؓ تھیں۔ (اخرج هذ الاحاديث كلها الحاكم في المستدرك)

شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ مذکورہ تمام احادیث امام حاکم نے مستدرک میں درج کی ہیں (واضح رہے کہ امام حاکم نے مستدرک میں وہی احادیث جمع کی ہیں جو سند و متن کے اعتبار سے بخاری و مسلم کے ہم پایا ہیں)۔

حضرت علیؓ گرمی اور سردی کی اذیتوں سے محفوظ ہیں

۵۲۔ نسائی نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے پوچھا یا علیؓ آپ موسم سرما میں پتلا لباس پہنتے ہیں اور موسم گرما میں موٹے کپڑے زیب تن فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے آپ نے جواب دیا کیا آپ غزوہ خیبر میں موجود نہیں تھے ابو لیلیٰ نے کہا کہ موجود تھا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو بکرؓ کو علم دیا اور وہ واپس لوٹے پھر حضرت عمرؓ کو حکم دیا اور وہ لشکر سمیت واپس آئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں یہ علم کل اس مرد کو دونگا جو خدا اور رسولؐ سے محبت کرتا ہوگا اور خدا اور رسولؐ اس سے محبت کرتے ہونگے

"لیس بفرار" بھاگنے والا نہیں ہوگا رسول اللہؐ نے میری طرف آدمی بھیجا میں آشوب چشم میں مبتلا تھا آپؐ نے لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ (علیؑ) کو سردی اور گرمی کی اذیتوں سے محفوظ رکھنا اس کے بعد مجھے کبھی گرمی یا سردی کا احساس تک نہیں ہوا۔

۵۳۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ! سوائے مومن کے تیرے ساتھ کوئی محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے تیرے ساتھ کوئی بغض نہیں رکھے گا۔

۵۴۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب آیت نجویٰ (اے ایمان والو! جب کبھی رسول خدا سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو اس سے پہلے صدقہ دیا کرو سورہ مجادلہ) نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں کو بتادو کہ ایک دینار صدقہ دے کر میرے ساتھ علیحدگی میں بات کر سکتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہؐ یہ زیادہ ہے آپ نے فرمایا نصف دینار میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان میں سے اکثر کی یہ حیثیت نہیں پھر فرمایا کتنا صدقہ ہونا چاہیئے ؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ تو ایک جو کے دانے کے برابر صدقہ دے سکتے ہیں اس پر حکم خدا نازل ہو یہ کیا تم لوگ حضورؐ سے علیحدگی میں بات کرنے کے لئے صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو تو ہم نے صدقہ معاف کر دیا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میری وجہ سے اس طرح صدقہ مذکورہ معاف ہوا۔

۵۵۔ ترمذی نے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں مسلسل سادات اشراف کے سلسلے سے روایت کی ہے علی ابن جعفر صادقؑ نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر صادقؑ سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں آنحضرتؐ نے حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا جو شخص میرے ساتھ محبت رکھے اور ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت رکھے وہ (كان معی فی درجتي يوم القيامة) قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

ہمارے گھر میں جبرائیلؑ اترتا ہے

۵۶۔ امام حاکم نے بھی مسلسل سادات اشراف کے سلسلے سے روایت کی ہے کہ امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی شہادت پر امام حسنؑ نے حمد وثناء کے بعد ان الفاظ میں خطاب فرمایا۔

اے لوگو! آج کی شب وہ شخص اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہے جس کے اعمال کو نہ سابقین پہنچ سکے اور نہ آنے والی نسلیں ایسے اعمال بجالا سکیں گی۔ جب بھی آنحضورؐ نے انہیں علم عطا فرمایا جبرائیلؑ ومیکائیلؑ ان کے دائیں بائیں ہوتے تھے اور وہ ہر معرکے سے کامیاب لوٹتے تھے انہوں نے اپنی زندگی میں سونا چاندی جمع نہیں کئے ماسوائے سات سو درہم کے جو ایک غلام سے خدمت لینے کیلئے رکھے تھے۔ اے لوگو! مجھے پہچانو میں حسنؑ بن علی ہوں میں ابن نبی، ابن وصی، ابن بشیر ونذیر اور ابن سراج منیر ہوں میں ان اہلبیت کا ایک فرد ہوں جن کے گھر میں جبرائیل اترتا تھا میں ان اہلبیت میں سے ہوں جن سے خدا نے ہر قسم کے رجس اور آلودگی کو دور رکھا ہے اور جنہیں اس طرح پاک بنایا جیسے پاک بنانے کا حق ہے۔

میں ان اہلبیت میں سے ہو جن کی مودت ہر مسلمان پر اللہ نے فرض کی اور فرمایا

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَه فِيْهَا حُسْنًا

ترجمہ: اے رسول کہہ دو کہ میں تم سے سوائے اپنے قربٰی کی محبت کے اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتا۔

نیز اس آیت میں "حسنہ" سے مراد ہماری محبت ہے۔ (مؤدتنا اہل البیت)

۵۷۔ ترمذی ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم انصاری منافقین کو علی ابن ابی طالبؑ کے بغض کی وجہ سے شناخت کر لیتے تھے۔ اور حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ اکثر فرمایا کرتے کہ منافق کبھی حضرت علیؑ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن کبھی علیؑ سے بغض نہیں رکھے گا۔

۵۸۔ جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور ان سے علیحدگی میں باتیں شروع کر دیں لوگوں نے کہا کہ حضورؐ آج اپنے چچازاد سے بڑی لمبی گفتگو کر رہے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا **"ما انتجیته ولکن الله انتجاه"** کہ میں نے علیؑ سے تخلیئے میں باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ نے باتیں کی ہیں۔

۵۹۔ ام عطیہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لشکر کسی مہم پر بھیجا اور علیؑ اس لشکر میں تھے آنحضورؐ دعا فرماتے تھے کہ پالنے والے مجھے اس وقت تک نہ مارنا جب تک کہ میں علیؑ کو نہ دیکھ لوں۔

علیؓ کی جبلت میں شجاعت، حمیت اور وفا ہے

٦٠۔ یہ حضرت علیؓ کے مختصر احوال و فضائل ہیں۔ دراصل علی کی جبلت میں شجاعت، قوت، حمیت اور وفا کی اعلیٰ صفات خدا کی طرف سے ودیعت کردہ تھیں۔ علیؓ کی اللہ اور رسول اللہؐ سے محبت اخبار متواترہ میں سے ہے اور سبقت اسلام کے لئے علیؓ کے مبارزت اور اسلام کے دشمنوں کو ختم کرنا ایسے کارہائے نمایاں ہیں کہ جن کے بڑے عمدہ ثمرات ہیں اور جب کسی نے حضور سے علیؓ کی شکایت کی تو آپ فرماتے کہ علیؓ کی شکایت نہ کیا کرو کیونکہ وہ ذات خدا کے بارے میں بڑا سخت ہے اور عشق الٰہی میں مستغرق رہتا ہے حضرت علی نے اتمام منصب رسالت کے لئے نصرت اسلام کے لئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کی ہے اور ایسی خصلتیں اشراف میں صرف فیضان الٰہی سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے آنحضرتؐ نے علیؓ کو اپنا بھائی وصی اور وارث قرار دیا تھا چنانچہ حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہو تو سوائے علیؓ کے کسی نے مثبت جواب نہ دیا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا "انت ولی فی الدنیا و الآخرة" کہ تم دنیا اور آخرت میں میرے ولی ہو اور اس حدیث کی تفصیل بہ روایت امام نسائی پہلے بیان ہو چکی ہے نیز امام حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر محمدؐ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں (انقلبتم علی اعقابکم) کیا تم دین سے ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے۔ بخدا ہدایت الٰہیہ کے بعد ہم کبھی دین سے رو گردانی نہیں کریں گے اور آنحضورؐ کی رحلت کے بعد میں اسی طرح قتال کروں گا جس طرح رسول اللہؐ نے جنگیں کیں حتیٰ کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں کیونکہ میں رسول خدا کا بھائی ولی ابن عم اور آپ کے علم کا وارث ہوں مجھ سے زیادہ کون حقدار ہے؟

٦١۔ حضرت علیؓ کے اوصاف حضرت علیؓ نے خواہشات نفسانیہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا چنانچہ ابو عمر نے ایک اہل همدان سے روایت کی ہے کہ ایک دن معاویہ نے ضرار اسدی سے کہا اے ضرار ذرا علیؓ کے اوصاف تو بیان کرو ضرار نے معذرت چاہی مگر معاویہ نے اصرار کیا تو ضرار نے کہا بخدا علیؓ خواہشات نفسانیہ سے دور تھے ان کا تقویٰ مضبوط تھا ان کی باتیں حکیمانہ اور ان کے فیصلے عادلانہ تھے وہ سرچشمہ علم و حکمت تھے وہ دنیا کی لذتوں سے بے نیاز، تاریکی شب میں اشک ریز تھے ان کی سوچ میں گہرائی تھی ان کا لباس مختصر اور سادہ اور ان کی خوراک روکھی سوکھی روٹی تھی وہ ہر سائل کا جواب دیتے مگر رعب اتنا تھا کہ مقربین کو بھی ابتدائے کلام کا یارانہ تھا۔ دینداروں اور مسکینوں کو عزیز رکھتے تھے کسی طاقتور کو اپنے کرتوتوں کی ان سے تائید کی امید نہ تھی اور کوئی کمزور آپ کے عدل سے محروم و مایوس

نہ تھا۔(ضرار کہتا ہے) کہ میں نے رات کے آخری حصّے میں دیکھا کہ اپنے ریش اقدس کو ہاتھ میں لے کر مضطربانہ انداز میں گریا کناں تھے اور فرمار ہے تھے اے دنیا تو کسی اور کو فریب دے میں نے تجھ سے اس طرح علیحدگی اختیار کر لی ہے جس طرح کوئی آدمی طلاق بائن دے اور پھر رجوع کی امید نہ رہے۔ معاویہ یہ سن کر رو پڑے اور کہنے لگے خدا ابو الحسن پر رحم کرے وہ واقعی ایسے تھے ضرار ذرا یہ بتلا کہ تجھے علیؓ کی رحلت سے کتنا غم ہوا ضرار نے جواب دیا جتنا ایک ماں کو اپنے اس شیر خوار کا ہوتا ہے جسے اس کی گود میں قتل کر دیا جائے۔

بیت المال کا سارا پیسا مسلمانوں میں تقسیم کر دیتے تھے

۶۲۔ ابو عمر کہتا ہے کہ مال فئے کی تقسیم میں حضرت علیؓ نے یہی طریقہ اختیار کیا جو حضرت ابو بکرؓ کا تھا جب کوئی مال آتا آپ اسے فوراً تقسیم کر دیتے اور مال فئے میں کچھ نہ رکھتے اور فرمایا کرتے اے دنیا کسی اور کو فریب دینا۔ بیت المال سے اپنے لئے کوئی شئے مخصوص کر کے نہ رکھتے اور نہ ہی کسی دوست یار شتہ دار سے کوئی رعایت برتتے۔ گورنری کے لیے اہل دیانت وامانت کا انتخاب فرماتے اور اگر کسی کے بارے میں خیانت کی اطلاع ملتی تو اسے لکھتے "تمہارے پاس خدا کی طرف سے موعظہ آیا ہے پیمانے اور ناپ تول میں انصاف کرو کسی کی حق تلفی نہ کرو اور زمین میں فساد بر پانہ کرو" جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے محفوظ رکھو میرا آدمی آئے گا لے جائے گا پھر دعا فرماتے اے خدا میں تیری مخلوق پر ظلم سے حکومت نہیں کرتا اور نہ تیرے حقوق میں کوتاہی کرتا ہوں مجمع تیمی بھی یہی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ بیت المال کا سارا مال مسلمانوں میں تقسیم کر کے بیت المال میں جھاڑو دلوا دیتے اور پھر اس میں نماز ادا کرتے تا کہ یہ نماز بروز قیامت اس عمل کی گواہی دے۔

۶۳۔ من جملہ دیگر فضائل کے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ حضرت علیؓ نے جتنے علوم آنحضرتؐ سے حاصل کئے انہیں محفوظ کر لیا اور بوقت ضرورت استعمال کیا اسی لئے حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں پناہ مانگتا ہوں ایسے پیچیدہ امر سے کہ وہ میرے سامنے پیش ہو اور اس امر میں میری رہنمائی کے لئے حضرت علیؓ موجود نہ ہوں چنانچہ شیخ الشیوخ سہروردی نے "العوارف" میں عبداللہ بن حسنؓ سے نقل کیا ہے کہ جب آیت " وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ " نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ میں نے اللہ پاک سے دعا مانگی تھی کہ علیؓ کے کان کو ایسا بنا دے جو ہر بات کو محفوظ رکھ سکے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کوئی چیز نہ بھولی۔

سب سے بڑے قاضی علیؑ ہیں

۶۴۔ سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس دو مقدمے پیش ہوئے ایک مجنونہ عورت کی بدکاری کا اور ایک چھ ماہ کے حمل کے بچے کا تو حضرت عمرؓ نے ان دونوں کے رجم کا حکم دیا اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجنون مرفوع القلم ہے یعنی مجنون کے لئے کوئی سزا نہیں اور رہا چھ ماہ کا حمل تو اللہ کہتا ہے " وَ حَمْلُه وَ فِصٰلُه ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا " کہ حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ ہے (اور رضاعت کی مدت ۲ سال، یعنی (۲۴ ماہ) ہے لہذا چھ ماہ کے حمل کا بچہ حلال زادہ ہے) اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی پیچیدہ مسئلہ آجائے اور علیؑ موجود نہ ہوں تو ایسے موقعے کیلئے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

۶۵ - ابو عمر نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑے قاضی علی ابن ابر طالبؑ ہیں نیز نبی کریمؐ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا "اقضا کم علی "کہ تم میں سب سے بڑا قاضی علیؑ ہے۔ ابن عباس نے حضرت عمرؓ کا قول بیان کیا کہ " اقضانا علی "ہم میں سے بڑا قاضی علیؑ ہے۔

حضرت علیؑ عالم قرآن ہیں

سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ سوائے علی ابن ابی طالبؑ کے کسی اور نے سلونی کا دعویٰ نہیں کیا (پوچھ لو مجھ سے میرے مرنے سے پیشتر)۔

۶۷۔ ابو طفیل کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا خطبہ میں نے خود سنا ہے فرماتے تھے مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو بخدا کوئی آیت ایسی نہیں جس کے بارے میں مجھے علم نہ ہو کہ وہ کب نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی۔

۶۸۔ عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ بخدا اگر علم کے دس حصّے ہوں تو ان میں سے نو حصّے حضرت علیؑ کو عطا ہوئے ہیں اور باقی حصّے میں تمام لوگ شریک ہیں۔

حضرت علیؑ کی دعا سے سورج کا واپس پلٹنا

۶۹۔ "چوں نماز عصر از حضرت مرتضی فوت شد دعا کردند تا آفتاب بازگشت "(حضرت مرتضی کی نماز عصر قضیٰ ہوئی تو دعا فرمائی اور سورج پلٹ آیا)۔ حضرت اسماءبنت عمیس فرماتی ہیں کہ میں نے خود سورج کو پلٹتے دیکھا ہے۔(اس

کے بعد شاہ صاحب نے ابن جوزی پر جرح کی ہے ابن جوزی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے حالانکہ تحاوی نے مشکل الآثار میں اسماءبنت عمیس سے دوطریقوں سے روایت درج کی ہے

" و هذان الحديثان ثابتان و رواتهما ثقات نقله قاضی عیاض فی الشفاء و ابن سيد الناس في بشرى اللبيب و صححہ ابوالفتح الازری و حسنہ ابو زعہ بن عراقی و شيخنا الحافظ جلال الدين السيوطي في الدر رالمنتشرة فی الاحاديث المشتهرة "

یعنی یہ دونوں حدیثیں ثابت ہیں اوران دونوں کے روای قابل اعتماد ہیں ان کو قاضی عیاض نے "شفاء" میں ابن سیدالناس نے "بشری اللبیب" میں درج کیا ہے ابوفتح ازری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے ابوزرعہ بن عراقی اور ہمارے شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے "در منتشرہ في الاحاديث المشتهرة" میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت علیؑ کی کرامات

کربلا میں آل محمد کے قتل کی خبر دینا

۷۰۔ صاحب الریاض نے اصبغ بن نباتہ سے ذکر کیا کہ ہم حضرت علیؑ کے ہمسفر تھے اوراس مقام سے گذرے جہاں آج کل قبرامام حسینؑ ہے چنانچہ حضرت نے اس مقام پر فرمایا یہ جگہ ہے جہاں حسینؑ اوراس کے ساتھی اتریں گے اور یہ مقام ہے جہاں ان کا خون گرے گا آل محمد کے نوجوان یہاں قتل کئے جائیں گے ان پر آسمان اور زمین گریا کریں گے۔

۷۱۔ امام جعفر صادقؑ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس دوآدمیوں کے جھگڑے کا مقدمہ پیش ہوااور آپ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی پکارایاعلی دیوار گرنے والی ہے آپ نے جواب دیا تم جاؤ خدا محافظ ہے چنانچہ جب آپ نے دونوں آدمیوں کے درمیان فیصلہ کر دیاتو پھر دیوار گری۔

۷۲۔ علی بن راذان سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک حدیث بیان فرمائی توایک آدمی نے آپ کی تکذیب کی حضرت نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں دعا کروں اس نے کہا کہ بیشک چنانچہ آپ نے اس کے خلاف دعا کی ادھر آپ کا دعا کرنا تھا ادھر اس کی بینائی زائل ہوگئی۔

آل محمدؐ کی مدد کے لیئے فرشتوں کا آنا

۷۳۔ حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا کہ حضرت علیؑ کو بلا لاؤ میں گیا تو گھر کی چکی چلنے کی آواز آرہی تھی میں نے دیکھا کہ چکی بغیر کسی چلانے والے کے چل رہی تھی میں حضرت علیؑ کو لیکر دربار رسولؐ میں پہنچا تو آنحضرتؐ نے میری کیفیت دیکھ کر پوچھا ابوذرؓ کیا بات ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے آج ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ حضرت علیؑ کے گھر میں چکی بغیر کسی چلانے والے کے چل رہی تھی آنحضورؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر اتر آتے ہیں انہیں آل محمدؐ کی معاونت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

۷۴۔ فضالہ بن ابی فضالہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ حضرت علیؑ کی عیادت کے لئے " ینبع " میں گیا میرے باپ نے آپ کی حالت دیکھ کر کہا کہ یا علیؑ اگر آپ اس جگہ فوت ہو گئے تو چند بدو آپ کی تجہیز و تکفین کریں گے میں آپ کو مدینہ لے چلتا ہوں وہاں اصحاب رسولؐ آپ پر نماز پڑھ سکیں گے حضرت علیؑ نے جواب دیا میں اس مرض سے وفات نہیں پاسکتا کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا تھا اے علیؑ تجھے اس وقت تک موت نہیں آسکتی جب تک کہ آپ کی پیشانی کے خون سے آپ کی ریش رنگین نہ ہو جائے یہ ابو فضالہ بدری تھے اور صفین کی جنگ میں آپ کے ساتھ تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

۷۵۔ ابو عمرؓ نے عبیدہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے شہادت سے قبل جب ابن ملجم کو دیکھا تو فرمایا "ارید حیاتہ و یرید قتلی "کہ میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور یہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔

۷۶۔ محمد بن کعب قرظی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن جمع کر لیا تھا

یا علیؑ لوگوں کے دلوں میں آپ کے خلاف کینہ ہے

۷۷۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تجھے میرے بعد تکالیف اٹھانی پڑیں گی نیز فرمایا "**ضغائن في صدور اقوام لا یبدو نها لك الا من بعدی**" لوگوں کے دلوں میں تیرے خلاف کینہ ہے اور وہ اس کینہ کو میرے بعد ظاہر کریں گے حضرت علیؑ نے پوچھا یارسول اللہؐ دین کی سلامتی کے ساتھ فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی کے ساتھ۔

۷۸۔ حاکم نے ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ جس نے مجھے چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا اور جس نے تجھے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔

علیؑ اور قرآن ایک دوسرے کے ساتھ ہیں

۷۹۔ حاکم نے امہ سلمہ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ علیؑ قرآن کے ساتھ اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس پہنچنے تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے۔

جدھر علیؑ ہوں حق ادھر ہی ہے

۸۰۔ حاکم نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا "اللھم ادر الحق معه حيث دار" ۔اے اللہ حق کو ادھر پھیر دے جدھر علی ہوں یعنی جدھر علیؑ ہوں ادھر ہی حق ہو۔